عام فہم ہے، پھر اسی پر بس نہیں، بلکہ ہر صفحہ پر کثرت سے حواشی ہیں جو اگرچہ مختصر ہیں، حلِ لغات اور تشریح تلمیحات کے لئے کافی ووافی ہیں، شروع میں ایک مقدمہ ہے جو مستقل افادیت کا حامل ہے، اس میں مولانا روم کے حالات وسوانح، علمی اور عملی کمالات و اوصاف کا تذکرہ کرنے کے بعد مثنوی کی خصوصیات اور اس میں علم کلام، فلسفہ اور تصوف کے جو بعض نہایت اہم مسائل، مثلاً وحدت الوجود، جبر وقدر اور وجود و عدم وغیرہ زیر بحث آگئے ہیں ان کی بعض اور مصطلحاتِ تصوف کی مختصر مگر دلپذیر تشریح کی گئی ہے، تصوف کی عام کتابوں کی طرح مثنوی میں بھی صحیح غیر صحیح ہر قسم کی حدیثیں درج ہیں، مقدمہ میں اس طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے، البتہ شمس تبریزی کی شخصیت اور ان کے خاندان کی نسبت جو کچھ لکھا ہے اس کی حیثیت بازاری گپ سے زیادہ نہیں ہے، یورپ اور ایران میں اس پر بہت کچھ دادِ تحقیق دی جا چکی ہے، بہرحال کتاب بہت مفید، دلچسپ اور سبق آموز ہے، اس کا مطالعہ ہم خرما وہم ثواب کا مصداق ہوگا۔ فاضل مترجم لائق مبارکباد ہیں کہ مثنوی مولانا روم کا غلغلہ ہمارے معاشرہ میں مدھم ہو گیا تھا، اب ان کی کوشش سے اس نغمہ کی صدا پھر تیز ہو گئی ہے۔

دستور الافاضل تالیف حاجب خیرات دہلوی۔ تحقیق و ترتیب از پروفیسر نذیر احمد صاحب صدر شعبۂ فارسی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، تقطیع کلاں، ضخامت ۲۶۰ صفحات طباعت وٹائپ اور کاغذ سب اعلیٰ۔ مطبوعۂ انتشارات بنیاد فرہنگ ایران۔

یہ کتاب جس کا پورا نام "دستور الافاضل فی لغات الفضائل" ہے فارسی زبان کی قدیم ترین لغت ہے جو محمد بن تغلق شاہ کے عہد حکومت میں ۷۴۳ھ میں تمام ہوئی تھی، یہ اگرچہ مختصر ہے لیکن ایک تو اس کی بڑی اہمیت یہ ہے کہ فارسی زبان کے قدیم ترین جو چار کتب لغت ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے اور دوسرے یہ کہ فارسی الفاظ میں مرورِ زمانہ سے جو تصحیف اور تغیر کا عمل ہوا ہے اس کتاب سے ان کی نشاندہی ہوتی ہے، اس لغت کا ماری دنیا

میں صرف ایک ہی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال (کلکتہ) میں محفوظ تھا ،
پروفیسر نذیر احمد صاحب جو علم و تحقیق کے مشہور اور مسلم کوہکن ہیں انھوں نے
اس نسخہ کا پتہ چلایا اپنے معمول کے مطابق اسے اڈٹ کر کے ایران سے
شائع کیا ہے ، کتاب کے ہر صفحہ پر کثرت سے حواشی ہیں جن میں
دستور الافاضل میں کسی لفظ کے تلفظ یا اس کے بیان کردہ معنی اور اس کی
تشریح کا مقابلہ و موازنہ فارسی کی دوسری فرہنگوں سے کیا گیا ہے ، یا اس
میں کوئی غلطی ہے تو اس کی نشاندہی کی گئی ہے ، شروع میں نہایت
فاضلانہ اور محققانہ مقدمہ ہے جس میں حاجب خیرات دہلوی مصنف
کتاب کے حالات و سوانح پر داخلی اور خارجی شواہد کی روشنی میں کلام
کرنے کے بعد کتاب کی اہمیت ، کتب لغت قدیم میں اس کا مرتبہ و مقام
اور اس کی خصوصیات اور ساتھ ہی اس کے بعض نقائص پر مبسوط و مفصل
گفتگو کی گئی ہے جس کی قدر و منزلت کا اندازہ اس کے دیکھنے کے بعد
ہی ہو سکتا ہے ، موصوف کی یہ کاوش و کوشش فارسی ادبیات کے
ہر محقق اور عالم کے شکریہ کی مستحق ہے ، مگر بعض الفاظ کے معنی میں ہمیں
شک ہے ۔ مثلاً یل کے معنی مرد غازی لکھے ہیں ، حالانکہ غازی ایک خاص
اصطلاح ہے ، اس کے معنی مرد شجاع یا پہلوان ہونا چاہئے ، اسی
طرح یثرب کو زمین مکہ کہنا درست نہیں ، یہ مدینہ کا قدیم نام ہے ،
حدیث میں ہے "اوھنتھم حمی یثرب" اسی طرح یحموم عربی کا لفظ ہے
قرآن مجید کی سورۃ الواقعہ میں یہ لفظ آیا ہے ، اس کے معنی دود سیاہ
ہیں ۔ جیسا کہ حاشیہ میں ہے ، معلوم نہیں "آبا نگ اسپ" کیسے کہدیا ،
اس کے لئے لفظ صہیل آتا ہے ، پھر نعمان کا صحیح نام نعمان بن منذر